Notification No- 510/2022
Date of Award:- 30-03-2022

Name: Shaheen Fatima
Department:- Department of Urdu
Topic:- Talamiza-E-Shibli Ki Ilmi Khidmaat
Supervisor Name:- Prof. Wajeehuddin Shehpar Rasool

تلخیص

علامہ شبلی بلاشبہ انیسویں صدی کی ایک عبقری شخصیت کے حامل تھے۔ وہ کئی زبانوں کے عالم، کئی علوم کے ماہر اور اردو کے بلند پایہ ادیب تھے۔ وہ ایک شاعر محقق و مصنف غرض کہ اپنی ذات میں ایک ادارہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کا شمار ہندوستان کی ان شخصیات میں ہوتا ہے جنہیں خدائے بزرگ و برتر نے کثیر الجہات صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ شبلی ماہر تعلیم تھے۔ مذہبی علوم میں دسترس ہونے کے ساتھ ساتھ ان کو جدید علوم سے بھی گہری واقفیت تھی، یہی وجہ ہے کہ علامہ شبلی نعمانی ہندوستانی مسلمانوں کو تعلیمی پسماندگی سے نکالنا چاہتے تھے۔ وہ مسلمانوں کو دور جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا چاہتے تھے۔ علامہ شبلی کے ادبی کارناموں کو دیکھا جائے تو اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے مقدار و معیار کے لحاظ سے ایک نہایت وسیع اور قیمتی ذخیرہ چھوڑا ہے۔

علامہ شبلی نعمانی کے انتقال کے بعد ان کے ادھورے کاموں کی تکمیل کے لئے ان کے تلامذہ خاص نے کمر کس لی اور پوری یکسوئی محنت اور لگن سے اپنے اپنے کام کو انجام دیا۔ جن میں مولانا حمید الدین فراہی، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبد السلام ندوی، مولانا حاجی معین الدین، مولانا مسعود علی ندوی، مولانا عبد الباری ندوی اور مولوی شبلی متکلم کے نام سر فہرست ہیں۔

ایک غیر معمولی حقیقت یہ بھی ہے کہ مولانا شبلی نعمانی کے متعدد ایسے لائق شاگرد جمع ہو گئے جو ان کے علمی و تعلیمی فکر و تصور سے پوری طرح واقف تھے۔ جنھیں فارسی اور عربی دونوں زبانوں پر مکمل عبور حاصل تھا۔

میں نے علامہ شبلی کی چند مشہور کتابوں کے ذکر پر اکتفا کیا ہے۔ ان کی علمی و ادبی کاوشیں تو بہت ہیں۔ میرے مقالے کا موضوع ''تلامذۂ شبلی کی علمی خدمات'' ہے چنانچہ ان کے تلامذۂ خاص مولانا حمید الدین فراہی، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبد السلام ندوی، مولانا عبد الباری ندوی، مولانا مسعود علی ندوی، مولوی حاجی معین الدین کی علمی خدمات میرے پیش نظر رہی ہیں۔ ان حضرات نے دار المصنفین کی عظیم خدمت کی۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ان کی رگ رگ میں دار المصنفین کی خدمت کا جذبہ بھرا ہوا تھا۔ یہ مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے آخر میں حاصل مطالعہ اور کتابیات ہیں۔

☆☆☆☆☆☆